

انوار سواتوار

نام	6312	بریل نمبر
پتہ	۱۷۷۳	مستوی نمبر
موضوع	4/16/2009	تاریخ
کتاب		ذی نیل

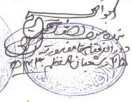
امیر المؤمنین

کہا جاتا ہے اس بارے میں کہ اشرف علی قاضی نے جو اپنی کتاب تقویت ایمان میں محمد کریم کے علم غیب کو جانوروں سے تشبیہ دیا اس بارے میں آپ کا کہنا ہے

الجواب خاصہ او مصلیاً

اولاً تو یہ جاننا چاہیے کہ تقویت الایمان حضرت تھانوی کی کتاب ہی نہیں بلکہ حضرت شاہ اسماعیل رحمہ اللہ کی کتاب ہے اور ثانیاً اس میں یہ مسئلہ بھی نہیں البتہ یہ عبارت حضرت تھانوی کی کتاب حفظ الایمان میں موجود ہے جو کتب عقائد میں بھی پائی جاتی ہے جس کی مراد یہ ہے کہ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں آپؐ کی ذات گمراہی کی کیا تخصیص ہے ایسا یعنی اس قدر اور اتنا علم غیب کہ جس کے اعتبار سے تم آپؐ کو عالم الغیب کہتے ہو اور الملاق لفظ عالم الغیب کے لئے جتنے اور جس قدر کی ضرورت سمجھتے ہو یعنی مطلق بعض مغیبات کا علم تو یہ زبرد و غیر بلکہ ہر صبی و عجنون بلکہ جمیع حیوانات اور یہاں تم کو بھی حاصل ہے تو چاہیے کہ ان سب کو بھی معاذ اللہ عالم الغیب کہا جائے کیوں کہ ان قائلین کے نزدیک کسی کو عالم الغیب کہنے کیلئے محض اتنا ہی کافی ہے کہ اس کو غیب کی کسی نہ کسی بات کا علم ہو اس مطلب و مراد میں شرعاً کوئی قباحت نہیں۔ جبکہ حضرت تھانویؒ کی ہرگز یہ مراد نہیں کہ جیسا علم غیب آپؐ کو حاصل ہے ویسے ہی ان چیزوں کو حاصل ہے اولاً یہ کہ آپؐ کے مساوی اور برابر علم ہر صبی و عجنون بلکہ جمیع حیوانات و یہاں تم کو حاصل ہے جب اس مطلب و معنی مراد لینے میں شرعاً کوئی عیب نہیں اور یہ عبارت ہمارے ایلسٹ و الجماعۃ کے کتب عقائد میں بھی موجود ہے اس پر اعتراض نہیں تو کسی شخص کا بلا وجہ شرعی ایک حضرت تھانویؒ جیسے مسئلہ عالم دین پر اعتراض اور ان کی شان میں لپ کشائی کیوں کر درست ہو سکتا ہے۔ اسلئے اس طرز عمل سے احتراز لازم ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

امیر المؤمنین  
دارالافتاء جامعہ بنوریہ کراچی  
۱۲۳۰ھ



۲۶/۱۰/۰۹